www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

مادہ	الفاظ اور عنوان
فتر	فَتَرَ کمی ہونا فَتَّرَ کمی کرنا۔ ہلکا کرنا
فتق	فَتَقَ الگ کرنا ص ۲/۳
فتل	فَتِیلًا تھوڑا
فتن	فِتْنَةٌ آزمائش۔ بہانہ
	مَفْتُوْن دیوانہ فَتَنَ آزمائش کرنا
فتو	فتی ج فِتْیَة خدمتگار (مؤنث فتیات)
	اَفْتٰی تعبیر بتلانا۔ جواب دینا
	اِسْتَفْتٰی پوچھنا
فج	فَجٌّ راستہ
فجر	فَجَرَ بُرا ہونا۔ بہانا۔ نافرمانی کرنا
	فَجْر صبح فَاجِر گنہگار
	فَجَّرَ پھاڑنا } چشمہ کا پھوٹنا
	تَفَجَّرَ پھٹنا } اور بہنا
	اِنْفَجَرَ پھوٹ نکلنا
فجو	فَجْوَة زمین اور اس کی اقسام
فحش	فَاحِشَة۔ فَوَاحِش۔ فَحْشَاء
	بدکاری (بے حیائی)
فخر	فَخُوْر اترانا فَخَّار مٹی کی قسم
	(تَفَاخُر ایک دوسرے پر فخر کرنا ۵۷/۲۰)
فدی	فِدْیَة۔ فِدَاء بدلہ
	(اَفْدٰی بدلہ میں دینا)
	(فَادٰی بدلہ میں لینا ۲/۸۵)
	(اِفْتَدٰی بدلہ کی ادائیگی کرنا ۳/۹۱)
فرت	فُرَات پانی
فرث	(فَرْث ص ۲/۶)
فرج	فَرْج شگاف۔ شرمگاہ۔
	فَرَجَ کھولنا
فرح	فَرِحَ اترانا۔ خوش ہونا
فرد	فَرْد۔ فُرَادٰی اکیلا

مادہ	الفاظ اور عنوان
فردوس	فِرْدَوْس جنّت کے نام
فرق	فَرِقَ بھاگنا
فرش	فَرَشَ بچھانا فِرَاش بچھونا
	(فَرَاش پتنگے ص ۱/۵)
فرض	فَارِض بوڑھا فَرِیْضَة حق مہر
	فَرَضَ مقرر کرنا
فرط	فَرَطَ زیادتی کرنا۔ کمی کرنا (ص ۳/۲)
	اَفْرَطَ حد سے بڑھنا
	فَرَّطَ حد سے کم کرنا۔ کم کرنا
فرع	فَرْع شاخ
فرعن	(فِرْعَوْن ص ۱/۵)
فرغ	فَرَغَ بے کار ہونا
	فَارِغ بے قرار اَفْرَغَ ڈالنا
فرق	فِرْقَة۔ فَرِیْق۔ فِرْقَة جماعت
	فِرْق ٹکڑا فُرْقَان قرآن
	فَرَقَ الگ کرنا۔ پھاڑنا
	فَرَّقَ پھوٹ ڈالنا
	تَفَرَّقَ الگ ہونا
فره	فَرِهَ اترانا
فری	فَرِیًّا بہتان اِفْتَرَاءً اٹکل پچو
فز	اِسْتَفَزَّ بیقرار کرنا۔ عقل کھو دینا
فزع	فَزِعَ بے قرار ہونا
	(فَزِعَ گھبراہٹ میں پڑنا ۳۴/۲۲)
فسح	فَسَحَ فراخ ہونا تَفَسَّحَ کھل کر بیٹھنا
فسد	فَسَدَ خراب ہونا فَسَاد خرابی
	اَفْسَدَ فساد کرنا۔ خراب کرنا
فسر	فَسَّرَ بیان کرنا
فسق	فَسَقَ نافرمانی کرنا فَاسِق گنہگار
فشل	فَشِلَ ہمت ہارنا

مادہ	الفاظ اور عنوان
فصح	فَصُحَ بولنا
فصل	(فِصَال: دودھ چھڑانا ص ۲/۳)
	فَصِیْلَة قبیلہ فَصَلَ الگ ہونا۔
	فیصلہ کرنا (فَصْل۔ فیصلہ)
	فَصَّلَ بیان کرنا
فصم	اِنْفِصَام ٹوٹنا
فضح	فَضَحَ ذلیل کرنا
فض	(فِضَّة چاندی ص ۲/۵)
	اِنْفَضَّ بکھرنا
فضل	فَضَّلَ احسان کرنا۔ فضیلت دینا
	تَفَضَّلَ فضیلت حاصل کرنا (۲۳/۲۴)
فضی	اَفْضٰی پہنچنا
فطر	فَطَرَ پیدا کرنا۔ پھاڑنا
	فُطُوْر شگاف
	(تَفَطَّرَ اِنْفَطَرَ پھٹ پڑنا)
فظ	فَظٌّ اُجڈ
فعل	فَعَلَ کام کرنا فِعْل کام
فقد	فَقَدَ گم پانا
	(تَفَقَّدَ گمشدہ کی تلاش کرنا ۲۰/۲)
فقر	فَقَرَ توڑنا فَقْر تنگدستی
فقع	(فَاقِع گہرا زرد رنگ ص ۲/۵)
فقه	فَقِهَ سمجھنا تَفَقَّهَ غور کرنا۔ سمجھنا
فکر	فَکَّرَ۔ تَفَکَّرَ غور کرنا
فك	فَكَّ چھڑانا اِنْفَكَّ باز آنا
فکه	فَاکِهَة پھل
	فَکِه خوش ہونا
	تَفَکَّهَ فضول باتیں بنانا
فلح	اَفْلَحَ کامیاب ہونا
فلق	فَلَقَ پھاڑنا اِنْفَلَقَ پھٹنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظِ عدل چونکہ وسیع مفہوم رکھتا ہے لہٰذا یہاں یَعْدِلُوْنَ کا ترجمہ خدا کے برابر ٹھہراتے یا خدا کی مثل اور نظیر قرار دیتے ہیں بھی کر لیا جاتا ہے۔

ماحصل: (۱) قسط، کا لفظ دوسرے کو اس کا پورا پورا حق ادا کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، وہ یکمشت ہو یا بالاقساط۔ خصوصاً جبکہ باب افعال سے ہو اور اس کا تعلق ظاہری چیزوں سے ہوتا ہے۔

(۲) عَدْل، دوسرے کو اس کا پورا پورا حق یا اس کی مالیت کے برابر اس کا عوض دینا اور تناسب و مساوات کو ملحوظ رکھنا اور اس کا استعمال ظاہری اور باطنی امور میں عام ہے۔

۴۲۔ انکار کرنا

کے لیے اَبٰی، اَنْکَرَ، جَحَدَ اور کَفَرَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اَبٰی، بمعنی کسی بات کو تسلیم نہ کرنا، شدت امتناع۔ (مف) گردن کشی۔ قبول نہ کرنا۔ اڑ جانا (م۔ ل) اور اَبٰی کے معنی مکروہ جاننا، ناپسند کرنا۔ کسی چیز سے ناخوش ہونا بھی ہے۔ (منجد) ارشاد باری ہے:

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ	اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے
فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ	سجدہ کرو۔ تو وہ سب سجدے میں گر پڑے مگر شیطان نے
وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (۲/۳۴)	انکار کیا اور غرور میں آ کر کافر بن گیا۔

۲۔ اَنْکَرَ، نکر کے معنی کسی چیز کو نہ پہچاننا، کسی چیز یا بات سے اجنبی ہونا (م ل) اور اس کی ضد عَرَفَ ہے۔ جس کے معنی کسی چیز کو پہچان لینے کے ہیں) یعنی ایسی بات جسے انسان کا دل قبول نہ کرے اور جو اچنبھا معلوم ہو۔ خواہ وہ بوجہ جہالت نہ سمجھ سکے یا سمجھتا ہو۔ (مف) ارشاد باری ہے:

وَجَاۗءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ	اور یوسف کے بھائی آئے اور یوسف کے پاس گئے۔
فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ (۱۲/۵۸)	تو اس نے ان کو پہچان لیا۔ اور وہ یوسف کو نہ پہچان سکے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ	اور یہ مبارک نصیحت ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے،
اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ (۲۱/۵۰)	تو کیا تم اس سے انکار کرتے ہو؟

۳۔ جَحَدَ، بمعنی کسی بات کا علم ہو جانے کے بعد دیدہ دانستہ انکار کر دینا (م۔ ل) ایسی بات کا زبان سے انکار کرنا جسے دل صحیح تسلیم کرتا ہو۔ ارشادِ باری ہے:

وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ	اور انہوں نے بے انصافی اور غرور سے ان معجزات سے انکار کیا
ظُلْمًا وَّعُلُوًّا (۲۷/۱۴)	حالانکہ ان کے دل ان کو مان چکے تھے۔

۴۔ کَفَرَ، حق کو نہ پہچاننا (م۔ ل) اور اس کے بنیادی معنی کسی چیز کو چھپانے اور اس پر پردہ ڈالنے کے لیے ہیں۔ اور کسان کو بھی کافر کہا جاتا ہے (منجد) کیونکہ وہ زمین میں دانہ کو چھپا دیتا ہے۔ اور ان معنوں میں بھی یہ لفظ قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ صمد : اس میں دو باتیں بنیادی ہیں (۱) کسی چیز کا ٹھوس اور مضبوط ہونا (۲) لوگ ہر طرف سے اس کی طرف قصد کریں (م-ل منجد) یعنی ایسی ذات جو خود تو کسی کی محتاج نہ ہو مگر دُوسرے سب اس کے محتاج ہوں۔

غنی اور صمد میں دوسرا فرق یہ ہے کہ غنی کا تعلق زیادہ تر معاشی امور سے ہے جبکہ صمد جملہ پہلوؤں میں بے نیاز اور دوسرے اس کے محتاج ہوتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

قُلْ هُوَاللهُ اَحَدٌ اَللهُ الصَّمَدُ۔ کہہ دیجئے کہ وُہ اللہ ایک ہے معبود برحق بے نیاز ہے۔ (۱۱۲/۲)

بے وفائی کرنا کے لیے خان، خذل اور ختر ـــــ "دھوکہ دینا" میں دیکھیے۔

۷۹ـــ بے ہُودہ کلام

کے لیے لَغو اور لاغیۃ، ھَزل اور نزف کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ لغو : لغیٰ (یلغوا) کے معنی بے سوچے سمجھے بولنا اور بکواس کرنا۔ اور لَغِیَ الطَّیرُ بِاَصوَاتِھَا پرندوں کے اپنی اپنی بولیاں بولنے کو کہتے ہیں۔ معروف لفظ "لغت" اسی سے مشتق ہے۔ بمعنی سب کی ملی جلی زبان۔ اور لغو ہر بیہودہ کلام اور کتے کی آواز کے لیے استعمال ہوتا ہے اور لاغیۃ کے معنی بیہودہ اور قبیح کلام ہے (منجد) ارشادِ باری ہے:

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا (۱۹/۶۲) نہ سنیں گے وہاں بک بک سوائے سلام (عثمانیؒ)

دوسری جگہ فرمایا:

لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً (۸۸/۱۱) نہیں سنتے اس میں بکواس۔ (عثمانیؒ)

۲۔ ھَزل : ھَزَلَ کے بنیادی طور پر دو معنی ہیں۔ (۱) لاغر، دبلا یا کمزور ہونا (۲) ھَزَلَ فِیْ کَلَامِہٖ یعنی ہنسی مذاق کرنا۔ بکواس کرنا (م-ل منجد) اور ھزالۃ بمعنی ظرافت و خوش طبعی بھی ہے۔ (منجد) گویا ھزل کے معنی دل لگی کے طور پر گپیں ہانکنا ہے (فق-ل ۲۱۱) ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ۔ (۸۶/۱۸) بیشک یہ کلام حق کو باطل سے جدا کرنے والا ہے۔ اور کوئی بیہودہ بات نہیں (جالندھری) نہیں بات ہنسی کی (عثمانیؒ)

۳۔ نزف : نزف کے معنی کسی چیز کا ختم ہونا اور منقطع ہونا ہے (م-ل) نُزِفَ دَمُہٗ : اس کا سب خون نکل گیا۔ اور نزیف وُہ آدمی جس کی عقل کھینچ لی گئی ہو۔ مدہوش اور متوالا (م-ل) اور نَزَفَ الماءَ کے معنی بتدریج پانی کھینچ لینا ہے (مف) گویا نزف کے معنی وہ بہکی بہکی باتیں ہیں جو کسی نشہ آور چیز کے استعمال سے یا کسی دوسری وجہ سے عقل و ہوش میں کمی واقع ہونے سے بدمست آدمی کرتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ان میں شراب لطیف کے جام کا دور چل رہا ہوگا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴ ـــــ توڑنا

کے لیے نَكَثَ، نَقَضَ، اَنْقَضَ، فَقَرَ اور جَذَّ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ نَكَثَ: بمعنی بٹی ہوئی یا بُنی ہوئی چیز کو اُدھیڑنا۔ اور نِكْث دوبارہ کاتنے کے لیے اُدھیڑے ہوئے کمبل یا خیمے کو۔ اور نكّاث بُنی ہوئی یا بٹی ہوئی چیز کو اُدھیڑنے والے کو کہتے ہیں۔ (منجد) اور اس کا استعمال عموماً عہد و پیمان، قسم اور بیع کے لیے ہوتا ہے۔ یعنی عہد توڑ دینا، وعدہ کا خلاف کرنا (م۔ ا) ارشادِ باری ہے:

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ (۹/۱۳) بھلا تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو جنھوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا۔

۲۔ نَقَضَ: بمعنی کسی چیز کا شیرازہ بکھیرنا (اور اس کی ضد اَبْرَمَ ہے۔ یعنی کسی معاملہ کو مضبوط و مستحکم بنانا) (مف) اور یہ لفظ نکث سے زیادہ عام ہے۔ جیسے نقضت البناء بمعنی عمارت کو ڈھانا۔ ـــ اَلْعَظْمُ ہڈی توڑنا ـــ العقدۃ گرہ کھولنا۔ اسی طرح نَقَضْتُ الْحَبْلَ رسی کے بل اتارنا کے معنی میں بھی آتا ہے۔ پھر نَقَضَ، نکث سے ابلغ بھی ہے۔ اور اس عہد یا قسم کو توڑنے کے لیے آتا ہے۔ جو پختہ کیا جاچکا ہو۔ چنانچہ ارشادِ باری ہے:

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ اور جب خدا سے عہد واثق کرو تو اُس کو پورا کرو
وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا اور جب پکی قسمیں کھاؤ تو اُن کو مت توڑو۔
(۱۶/۹۱)

اسی طرح دوسرے مقام پر فرمایا:

اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ (۲/۲۷) جو خدا کے اقرار کو مضبوط کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں۔

۳۔ اَنْقَضَ کے معنی کسی چیز کا اس طرح توڑنا کہ کڑکڑانے کی آواز سنائی دے (مف) پھر اس کا اطلاق مختلف مواقع پر بھی ہونے لگا۔ مثلاً اَنْقَضَتِ الدَّجَاجَةُ بمعنی مرغی کا انڈا دیتے وقت کڑکڑ کرنا۔ الادیم چمڑے کا چڑچڑانا۔ اور اَنْقَضَ اَصَابِعَهٗ بمعنی انگلیاں چٹخانا (منجد) اور اَنْقَضَ الْحِمْلُ الظَّهْرَ بمعنی پیٹھ پر اتنا زیادہ بوجھ لادنا۔ کہ کڑکڑانے لگے اور دوہری ہو جائے۔ چنانچہ ارشادِ باری ہے:

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ (۹۴/۲-۳) اور ہم نے تم پر سے بوجھ اتار دیا جس نے تمہاری کمر توڑ رکھی تھی۔

۴۔ فَقَرَ: یہ لفظ اَنْقَضَ سے اخص ہے۔ جو صرف کمر توڑنے کے معنی میں آتا ہے۔ جبکہ اَنْقَضَ عام ہے۔ اَلْفَقْرَةُ اور اَلْفِقْرَةُ ریڑھ کی ہڈی کے منکے کو کہتے ہیں جس میں سوراخ ہوتا ہے اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشادِ باری ہے:

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا۔ (۱۸/۶۲) — جب آگے چلے تو موسیٰؑ نے اپنے جوان ساتھی سے کہا کہ ہمارے لیے کھانا لاؤ۔

اور یہ ساتھی یوشع بن نون تھے جو حضرت موسیٰ کے شاگردِ خاص بھی تھے اور خدمتگار بھی۔

دوسرے مقام پر ہے:

وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ (۱۲/۶۲) — اور یوسفؑ نے اپنے خدام سے کہا کہ ان کی پونجی بھی ان کی کھرجیوں میں رکھ دو۔

تیسرے مقام پر ہے:

وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ (۲۴/۳۳) — اور اپنی لونڈیوں کو بدکاری کرانے پر مجبور نہ کرو۔

۳۔ سُخْرِيًّا: سَخِرَ (يَسْخَرُ) بمعنی مذاق اڑانا۔ اور سَخَرَ (يَسْخَرُ) اور سَخَّرَ بمعنی کسی کو قہراً تابعدار بنانا۔ ارشادِ باری ہے:

سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ (۲۲/۶۵) — اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ نے تمہارے لیے کام میں لگا دیا ہے۔

اور سُخْرِيًّا۔ بے اجرت نوکری اور بیگار لینا بھی اس کا معنی ہے (م-ق) اور بامعاوضہ خدمت بھی۔ لیکن اس میں اضطرار کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ یعنی ضرورتوں سے مجبور ہو کر خدمت یا ملازمت کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا (۴۳/۳۲) — اور ہم نے (معیشت میں) ایک کے دوسرے پر درجے بلند کیے تاکہ ایک دوسرے کو خدمتگار بنائے۔

ماحصل: (۱) غُلَام: چھوٹی عمر کے گھریلو خدمتگار۔ (۲) فَتٰى: جوان خدمتگار اور کارندے۔ (۳) سُخْرِيًّا: اضطراری خدمت گذاری کے لیے آتا ہے۔

۵۔ خرابی

کے لیے خَبَالًا (خبل)، مَعَرَّةً (عرر) اور فَسَادٌ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ خَبَالًا: خبل اعضاء و جوارح کے بگاڑ پر دلالت کرتا ہے (م-ل) کہتے ہیں خَبَلَ الْحُزْنُ عَقْلَهٗ غم نے اس کی عقل کو خراب کر دیا۔ خَبَلَ الْحُبُّ عَقْلَهٗ محبت نے اس کی عقل کو تباہ کر دیا (منجد) گویا خبال ایسی خرابی کو کہتے ہیں جو کسی کو لاحق ہو کر اضطراب اور بے چینی پیدا کر دے جیسے جنون یا وہ مرض جو مستقل طور پر اثر انداز ہو (مف) مستقل روگ۔ ارشادِ باری ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا (۳/۱۱۸) — اے ایمان والو! اپنے سوا کسی (غیر مسلم) کو اپنا رازدار نہ بناؤ۔ یہ لوگ تمہاری خرابی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھیں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ضِعف کا تثنیہ ضِعفَین ہے جو تاکید مزید کے لیے آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

کَمَثَلِ جَنَّۃٍ بِرَبْوَۃٍ اَصَابَھَا وَابِلٌ — اس کی مثال ایک باغ کی ہے جو اونچی جگہ پر ہو

فَاٰتَتْ اُکُلَھَا ضِعْفَیْنِ (۲/۲۶۵) — اس پر مینہ پڑے تو دُگنا پھل لائے۔

اور ضَاعَفَ بمعنی کسی چیز کو بہت زیادہ کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ (۲/۲۶۱) — اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے اور بھی زیادہ کر دیتا ہے

ماحصل: عَفْو: ضرورت سے زائد۔ پس انداز شدہ نفل: فرائض و واجبات سے زائد ضعف: اصل مقدار کے برابر زائد۔

نیز دیکھیے ——— "بڑھنا۔ بڑھانا"

۲ ——— زبردستی کرنا

کے لیے اَکْرَہَ، جَبَرَ، قَھَرَ، سَخَّرَ، رَھِقَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ اَکْرَہَ: کَرِہَ بمعنی کسی چیز کو ناپسند کرنا۔ نفرت کرنا۔ اور اَکْرَہَ بمعنی کسی کو ایسے کام پر مجبور کرنا جسے کرنے کو اس کا جی نہ چاہے۔ گویا اس کے معنی میں دو بنیادی باتیں ہیں۔ ناپسندیدگی اور زبردستی۔

ارشادِ باری ہے:

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (۲/۲۵۶) — دین (اسلام قبول کرنے) میں زبردستی نہیں ہے۔

نیز فرمایا:

وَلَا تُکْرِھُوْا فَتَیٰتِکُمْ عَلَی الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا (۲۴/۳۳) — اپنی لونڈیوں کو، اگر وہ پاکدامن رہنا چاہیں تو چند ٹکوں کے دنیوی فائدہ کے لیے انہیں بدکاری پر مجبور نہ کرو۔

۲۔ جَبَرَ: اس کے معنی میں بھی دو باتیں بنیادی ہیں (۱) زبردستی (۲) اصلاح (م۔ل) یعنی زبردستی اور دباؤ سے کسی چیز کی اصلاح کرنا (مف) جَبَرَ الْعَظْمَ بمعنی ٹوٹی ہوئی ہڈی کو درست کرنا اور جَبَرَ عَلَی الْاَمْرِ کسی کو کسی کام پر مجبور کرنا۔ اللہ تعالیٰ اپنی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اَلْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ (۵۹/۲۳) — (اللہ تعالیٰ) غالب بھی ہے، زبردست بھی اور بڑائی والا بھی۔

پھر یہ لفظ کبھی محض زبردستی کرنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے فرمایا:

وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ (۲۶/۱۳۰) — اور جب کسی کو پکڑتے ہو تو ظالمانہ پکڑتے ہو۔

۳۔ قَھَرَ: میں بھی دو باتیں بنیادی طور پر پائی جاتی ہیں (۱) غلبہ (۲) ذلت یعنی کسی پر غلبہ ہونا اور مغلوب کو ذلیل کرنا۔ کسی زبردست کا کسی کمزور کو دبانا۔ ارشادِ باری ہے:

فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ وَاَمَّا السَّآئِلَ — نہ تو کسی یتیم کو دباؤ، اور نہ ہی کسی سائل کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ (۴/۸۳) پہنچاتے تو تحقیق کرنے والے اس کی تحقیق کر لیتے۔

ماحصل: (۱) تَفَکُّر: کسی معاملہ کے مختلف پہلوؤں اور دلائل پر غور کرنا۔

(۲) تَدَبُّر: کسی معاملہ کے انجام پر نظر رکھنا اور اس کے لیے لائحہ عمل سوچنا۔

(۳) تَفَقُّہ: معلوم اشیاء پر غور کر کے سمجھ پیدا کرنا اور اس سے ملتے جلتے مسائل کا حل تلاش کرنا۔

(۴) اِدَّکَر: کسی معاملہ کو یاد میں لا کر سوچ بچار کرنا پھر اس سے نصیحت حاصل کرنا۔

(۵) اِستَنْبَطَ: معلوم علم میں غور و فکر کر کے اس میں سے ضمنی مسائل اخذ کرنا یا نتائج حاصل کرنا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ل

۱ـــــــ لاٹھی

کے لیے عصا (عصو) اور مِنسَأَۃ (نسأ) کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ عَصَا: بمعنی چرواہے کا ڈنڈا۔ سونٹا (ف ل ۲۳۱) (ج عِصِیّ) (۲۰/۶) قرآن میں ہے:

فَاَلْقٰی عَصَاہُ فَاِذَا ھِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ۔ (۷/۱۰۶) پھر موسیٰؑ نے اپنی لاٹھی ڈالی تو وہ ناگہاں صریح اژدھا بن گئی۔

۲۔ مِنْسَأَۃ: مریض یا ضعیف کی لاٹھی (ف ل ۲۳۱) قرآن میں ہے:

مَا دَلَّھُمْ عَلٰی مَوْتِہٖٓ اِلَّا دَآبَّۃُ الْاَرْضِ تَاْکُلُ مِنْسَاَتَہٗ (۳۴/۱۴) سلیمانؑ کی موت پر جنوں کو (گھن کے) کیڑے کی وجہ سے آگاہی ہوئی جو آپ کے سونٹے کو (اندر ہی اندر) کھا رہا تھا۔

اور ایسی لاٹھی جس کا سر مڑا ہوا ہو۔ اسے مِحْجَنٌ کہتے ہیں (ف ل ۲۳۱) عَصَا اور مِنْسَاَۃ دونوں کا سر امڑا ہوا نہیں ہوتا۔ عَصَا موٹا اور مضبوط سونٹا ہے۔ اور مِنْسَاَۃ نسبتاً کم موٹی اور خوش شکل قسم کی لاٹھی ہوتی ہے۔

لالچ کے لیے دیکھیے "طمع رکھنا"۔

۲ـــــــ لانا

کے لیے جَاءَ بِ، اَتٰی بِہٖ۔ ھَلُمَّ، ھَاتُوْا، اَجَآءَ اور اَجْلَبَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں اور ان میں سے اکثر کی تفصیل "آنا" کے تحت دی جا چکی ہے۔ جَآءَ اور اَتٰی کا صلہ اگر ب سے ہو تو لانا کا معنی دیتا ہے۔ مثلاً:

۱۔ جَآءَ بِ: فَقَدْ کُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِکَ جَآءُوْ بِالْبَیِّنٰتِ (۳/۱۸۴) سو تجھ سے پہلے بھی رسول جھٹلائے گئے جو واضح دلائل لے کر آئے تھے۔

۲۔ اَتٰی بِہٖ: فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ (۲/۲۳) تو اس جیسی تم بھی کوئی سورت بنا لاؤ۔

ان کا ذیلی فرق آنا میں دیکھیے۔

۳۔ ھَلُمَّ: اسم فعل ہے۔ ھَلُمَّ بمعنی پکار یعنی کسی کو پکار پکار کر بلانا (م ل) یہ لفظ لازم و متعدی دونوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باطل کا فرار ہو جانا (م-ل) اور زاھق بمعنی ہزیمت خوردہ۔ شکست خوردہ مقابلے میں آکر شکست کھانے اور نکل بھاگنے والا۔ نیز زھق لغت اضداد سے ہے۔ زاھق بمعنی بہت موٹا جانور بھی اور بہت دبلا اور کمزور جانور بھی (م-ا-منجد) لہٰذا زھق کسی چیز کو شکست دے کر بھگانے یا کمزور و مضمحل کرکے بھگانے دونوں معنوں میں آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (۱۷/۸۱) اور کہہ دیجئے کہ حق آگیا اور باطل بھاگ کھڑا ہوا۔ بیشک باطل نکل بھاگنے والا ہے۔

۶۔ نَفَذَ: بمعنی آر پار نکل جانا۔ اور نفاذ بمعنی قوت سے کسی بات کا اجراء ہونا۔ کسی چیز کا پھٹ کر بسرعت داخل ہونا اور آر پار ہو جانا (مف) ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا (۵۵/۳۳) اے جنوں اور انسانوں کی جماعت! اگر تم میں آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جانے کی طاقت ہے تو نکل جاؤ۔

۷۔ سَلَّ: آرام سے چوری چھپے نکل جانا (م-ل) کھسک جانا۔

۸۔ لِوَاذًا: لَاذَ بِالْجَبَلِ بمعنی پہاڑ کی اوٹ میں ہونا۔ چھپنا۔ اور لَوْذ بمعنی پہاڑ کا کنارا اور مَلَاذ جائے پناہ یا قلعہ (م-ق) لِوَاذًا اوٹ کی تلاش میں نکل جانا۔ ارشادِ باری ہے:

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا (۲۴/۶۳) بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جانتا ہے جو آنکھ بچا کر کھسک جاتے ہیں۔

۹۔ دَفَقَ: بمعنی کسی چیز کا زور اور قوت سے آگے کو بڑھنا۔ اچھل کر نکلنا (م-ل) ارشادِ باری ہے:

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۚ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ (۸۶/۶) تو انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا ہوا ہے۔ وہ اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔

۱۰۔ شَرَقَ: شَرْق بمعنی آفتاب۔ سورج۔ سورج نکلنے کی جگہ۔ اور شَرْق بمعنی دروازے کی دراڑ سے نکلنے والی روشنی۔ اور شَرَقَتِ الشَّمْسُ بمعنی سورج کا نکلنا۔ اور مشرق بمعنی سورج کے نکلنے کی جگہ (منجد) گویا شَرَقَ کا لفظ سورج کے نکلنے یا طلوع ہونے سے مخصوص ہے یا کسی ایسی چیز سے جو عام سیاروں سے بہت زیادہ روشن اور منور ہو۔ جیسے ارشادِ باری ہے:

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا (۳۹/۶۹) اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے چمک اٹھے گی۔

اور اَشْرَقَ طلوعِ آفتاب کے وقت کوئی کام کرنے کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ (۲۶/۶۱) تو انہوں (آلِ فرعون) نے سورج نکلتے ہی ان (بنی اسرائیل) کا تعاقب کیا۔

۱۱۔ طَلَعَ: عام سیارات وغیرہ کا طلوع ہونا (منجد) اور ان میں سورج بھی شامل ہے۔ گویا طَلَعَ کا لفظ عام ہے۔ جبکہ شَرَقَ صرف سورج کے نکلنے کے لیے آتا ہے۔ بنی نجار کی لڑکیاں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ اللہ تعالیٰ کی کرسی کیسی ہے؟ انسان نہ یہ سمجھ سکتا ہے۔ نہ اس کے سمجھنے کا مکلف ہے۔ کرسی کا دوسرا معنی حکومت اور اقتدار بھی ہے (مف)

۱۳۔ اَرِیْکَۃ اور سَرِیْر کے لیے دیکھیے ——— تخت

۱۴۔ مَسَد: مونج یا کھجور کے پتوں کی بٹی ہوئی رسی جس سے چارپائی بُنی جاتی ہے (مف۔م ق) اور مَسَدَ الْحَبْل بمعنی رسی بٹنا۔ قرآن میں ہے:

فِیْ جِیْدِھَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ (۱۱۱/۵) اس کے گلے میں مونج کی رسی ہوگی۔

۱۵۔ تَابُوْت: بمعنی لکڑی کا صندوق۔ اور تَابُوْتُ الْمَیِّت وہ لکڑی کا لمبوترا سا صندوق جس میں لاش کو رکھا جاتا ہے (منجد)

اَنِ اقْذِفِیْہِ فِی التَّابُوْتِ فَاقْذِفِیْہِ فِی الْیَمِّ (۲۰/۳۹) اسے (موسیٰ کو) صندوق میں رکھو۔ پھر اس (صندوق) کو دریا میں ڈال دو۔

۱۶۔ قَلَم: لکھنے کا مشہور و معروف آلہ (ج اقلام) قَلَمَ بمعنی تراشنا۔ قلم الظفر ناخن تراشنا۔ مِقْلَام بمعنی چاقو بھی اور قلمدان بھی۔ اور قلامہ بمعنی تراشے۔ تراشنے سے پہلے قلم کو قصبۃ یا یراعہ کہتے ہیں۔ ارشاد باری ہے:

اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ (۹۶/۴) وہ ذات جس نے قلم کے ذریعہ انسان کو وہ کچھ سکھلایا جو وہ پہلے نہ جانتا تھا۔

۱۷۔ مِدَاد: بمعنی وہ روشنائی یا سیاہی جس سے قلم کے ذریعہ کچھ لکھا جائے۔ ارشاد باری ہے:

لَوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ۔ (۱۸/۱۱۰) آپ کہہ دیجیے کہ اگر میرے پروردگار کی باتیں لکھنے کے لیے سمندر روشنائی بن جائے۔

(ب) ——— ہتھیار وغیرہ

۱۔ رِمَاح: واحد رمح بمعنی نیزہ پھر کنایۃً اس کا اطلاق ہر نوکدار یا خاردار چیز پر ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ خود محفوظ رہ سکے۔ محاورہ ہے اَخَذَتِ الْبُھْمٰی رُمْحَھَا بمعنی گھاس خاردار ہوگئی اور اس وجہ سے چرواہوں سے محفوظ ہوگئی (مف) قرآن میں ہے:

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَیَبْلُوَنَّکُمُ اللّٰہُ بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّیْدِ تَنَالُہٗۤ اَیْدِیْکُمْ وَرِمَاحُکُمْ (۵/۹۴) مومنو! اللہ (حالتِ احرام میں شکار کی ممانعت سے) تمہاری کسی قدر ایسے شکار سے آزمائش کرے گا جو تمہارے ہاتھوں اور نیزوں کی زد میں ہوں۔

۲۔ قوس: بمعنی کمان اور ہر وہ چیز جو کمان کی شکل پر ہو۔ جیسے پل کے دروازے، محراب وغیرہ اور قَوْسِ قُزَح بمعنی دھنک، بارش کے موسم میں فضا میں نظر آنے والی مختلف رنگوں کی قوس۔ قوس الرجل بمعنی جھکی ہوئی پیٹھ۔ اور قَوَّاس بمعنی کماندار۔ اور قَیَّاس بمعنی کمان ساز (منجد) قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ